جلد ۵۴/۱۹ | ۲۰ شہادت ۱۳۴۴ھش ، ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ ، ۲۰ اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ اپریل سوا آٹھ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا

تمہیں چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو

"خدا تعالےٰ بڑا کریم ہے اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں۔ نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالےٰ کی قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالےٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۳۵۱-۳۵۲)

اخبار احمدیہ

مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ (سندھ) کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵ اپریل بروز ہفتہ و اتوار بمقام باڈہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قرب و جوار کی تمام مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں دوستوں کو اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— مجلس انصار اللہ کی شوریٰ نے سال رواں کے لئے تعمیر فنڈ کا بجٹ چار ہزار روپے منظور کیا تھا۔ بعض ضروری تعمیری کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اراکین سے درخواست ہے کہ جس طرح وہ پہلے تعاون کرتے رہے ہیں اب بھی یہ رقم جلد پوری کر دیں تاکہ کام بر وقت سر انجام پا جا سکے۔

ایسے اراکین جنہوں نے ایک سو روپیہ یا اس سے زائد رقوم اس فنڈ میں دی ہیں۔ ان کے نام دعا کی غرض سے ہال پر کندہ کرا دیئے جا چکے ہیں۔ اب جو دوست سو روپیہ یا اس سے زائد رقوم دیں گے۔ ان کے نام کندہ کر دیئے جائیں گے۔ جو دوست پہلے حصہ لے چکے ہیں وہ بھی اس سال حسب استطاعت چندہ ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

— سال رواں کے ساڑھے پانچ ماہ گزر چکے ہیں۔ اس وقت تک چندہ مجلس خدام الاحمدیہ کا نصف حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ قائدین اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ چندہ کی رقوم وصول کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا اہتمام فرما دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

— ربوہ ۱۹ اپریل۔ کل دن بھر مطلع ابر آلود رہا۔ مغرب کے قریب بارش شروع ہو گئی جو شب تک جاری رہی۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۵ء

انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں

(۲)

ہم نے گزشتہ اداریہ میں واضح کیا ہے کہ اصل چیز تقوےٰ ہے اگر تقوےٰ نہ ہو تو انسان قرآن کریم کو لاکھوں بار پڑھنے سے بھی اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ آج باوجودیکہ قرآن کریم مکمل طور پر مسلمانوں کے پاس موجود ہے اور شاید کروڑوں مسلمان ہیں جو ہر روز اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ ریڈیو پر اس کی تلاوت ایک جگہ سے نہیں بلکہ کئی مقامات سے روزانہ ہوتی ہے۔ دنیا میں ہزاروں مدارس ہیں جہاں قرآن کریم کا درس دیا جاتا ہے مگر مسلمانوں کی جو حالت ہے اس کے نقشے خود مسلمان اہل علم حضرات نے اپنے قلم اور اپنی زبان سے جو کھینچے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن کریم میں کوئی تاثیر نہیں۔

کیا یہ نتیجہ صحیح ہے۔ نہیں غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت بغیر تقوےٰ کے کی جاتی ہے۔ قرآن کریم کے درس بغیر تقوےٰ کے دئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فیہ ھدًی کے ساتھ متقی کی شرط لگائی ہے۔ جب تک انسان صاف اور پاک دل سے قرآن کریم کو نہ کھولے اس وقت تک وہ اس سے کوئی ہدایت نہیں پا سکتا۔

ذیل میں ایک نوٹ "صدق جدید" لکھنؤ کا ملاحظہ ہو:۔

"دینی محاذ پر شکست:۔ پاکستان کے صدارتی انتخاب کے نتیجہ میں جو صورت حال دینی نقطۂ نظر سے وہاں پیدا ہو گئی ہے اس پر لاہور کے ماہنامہ میثاق کا تبصرہ:۔

"اس دوران میں سب سے زیادہ جس گروہ کے وقار کو نقصان پہنچا ہے وہ مذہبی گروہ ہے۔ ایک نہایت سخت امتحان کے موقع پر بہت تھوڑے لوگوں نے یہ توفیق پائی کہ وہ بے لوث ہو کر دین کی ترجمانی کا صحیح حق ادا کر سکیں۔ خاص طور پر معاملے کا یہ پہلو سب سے زیادہ افسوسناک ہے کہ جن لوگوں سے دین کی صحیح ترجمانی کی سب سے زیادہ توقع تھی وہ یا تو حالات کے بہاؤ میں غلط سمت میں بہہ گئے یا انہوں نے غلط قسم کی مصلحت اندیشیوں کے چکر میں پڑ کر تذبذب کا شکار ہو گئے۔۔۔۔ مجرد سیاست کا میدان ہو تو اس میں گرنا اور اٹھنا دونوں معمولی بات ہوتی ہے۔۔۔۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیاست میں سب کچھ کھیل سمجھا جاتا ہے لیکن مذہب میں کوئی چیز بھی کھیل کی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کوچے میں بھرم بڑی مشکل سے قائم ہوتا ہے۔۔۔۔ کردار کی معمولی سی کمزوری اور ارادے کی معمولی سی لغزش برسوں کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہے کہ سب نقش بر آب ہو کر رہ جاتا ہے۔ مذہب کے دباؤ کی روایات یہی ہیں۔ یہاں چڑھنے میں بڑی دیر لگتی ہے اور گرنے کے بعد سنبھلنا کم ہی کسی کو نصیب ہوتا ہے"!

تجزیہ حکیمانہ ہے —— جماعت اسلامی پاکستان کو اندازہ نہیں کہ اس کے ہبوط نے کتنا بڑا رخنہ دینی محاذ میں پیدا کر دیا اور کتنا بڑا دھچکا علاوہ پاکستان کے باہر بھی مذہبی وقار کو پہنچا دیا ہے —— جب خضر خود ہی کشتی کے ڈبونے پر تل جائیں تو اس منظر کے دیکھنے کی تاب کون لا سکتا ہے!"

(صدق جدید ۹/۴/۶۵ ص ۳)

اس نوٹ پر غور کیجئے اس میں جو بات بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب جو دین کے نام پر کام کر رہے ہیں انہوں نے سیاسی امور میں حصہ لے کر جو ٹھوکر کھائی اور زک اٹھائی ہے اس سے دین کا وقار تباہ ہو گیا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مودودی صاحب جو اقامتِ دین کا نعرہ لے کر اٹھے تھے دینی وقار کی تباہی کا باعث کیوں بن گئے ہیں۔ اس کا جواب یہی ہے کہ مودودی صاحب نے تقوےٰ کی بجائے سیاست کا دامن پکڑ لیا ہوا ہے۔ اگر وہ تقوےٰ کا دامن پکڑتے تو ان کو یہ ہزیمت نہ اٹھانی پڑتی مگر انہوں نے لاکھ نیک نیتی سے ہی سہی یہ سمجھ رکھا ہے کہ جب تک دین کے ہاتھ میں اقتدار نہ آئے دین کوئی غلبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اس کی بجائے یہ نظریہ لے کر اٹھتے کہ جب تک مسلمان تقوےٰ پیدا نہ کریں ان کو قرآن کریم کوئی ہدایت نہیں دے سکتا تو آج وہ یہ ناکامیاں نہ دیکھتے اور اپنے حریفوں سے یہ طعنے نہ سنتے۔

مودودی صاحب نے جو کردار گزشتہ انتخابات میں دکھایا ہے اس سے یہی تاثر لیا گیا ہے کہ مودودی صاحب کے پیشِ نظر اقامتِ دین محض اقتدار کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ اصل مقصد نہیں ہے۔ چنانچہ یہ امر اس سے بھی تقویت حاصل کرتا ہے کہ آپ نے اپنی تحریک کا آغاز "مسلمانوں کی سیاسی کشمکش" کے نام سے ہی شروع کیا تھا اور اپنے مضامین میں "تقوی" پر نہیں بلکہ "سیاست" پر ہی زور دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے رسالہ تجدید و احیائے دین میں انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی یہ بتایا کہ کفر کے ہاتھوں سے اقتدار چھین کر صالحین کے ہاتھوں میں دیا جائے حالانکہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود "تقوی اللہ" کو فروغ دینا ہے۔ مودودی صاحب نے عمداً یا سہواً حکومتِ الٰہیہ کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ بزورِ بازو حکومتِ الٰہیہ قائم کی جاوے حالانکہ انبیاء علیہم السلام جہاں حکومتِ الٰہیہ کا نظریہ دیتے ہیں تو ان کا مطلب انسان کے دل پر الٰہی حکومت قائم کرنا ہوتا ہے نہ کہ ملکی حکومت۔ البتہ یہ درست ہے کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی حکومت اپنے دلوں پر قائم کرتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو اپنی خلافت اور تمکن فی الارض بھی بطور انعام کے عطا کرتا ہے جیسا کہ آیہ استخلاف سے واضح ہے۔ اور یہ تمکن فی الارض بھی صرف اسی وقت تک رہتا ہے جب تک مسلمان تقوےٰ اختیار کئے رہتا ہے۔ مگر مودودی صاحب نے اسکے الٹ سمجھ لیا ہے کہ پہلے کسی نہ کسی طرح اقتدار پر قبضہ کرو۔ خواہ جوڑ توڑ اور ہتھکنڈوں سے ہی کرو۔ پھر احکام الٰہی جاری کرو اور اس طرح حکومتِ الٰہیہ قائم ہو جائیگی گویا مودودی صاحب گاڑی کو گھوڑے کے آگے باندھ کر چلانا چاہتے ہیں۔ اسلئے ان کو انتخابی مہمات میں سخت منہ کی کھانی پڑتی ہیں اور

"خود تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے"

کے مصداق اپنی شکست کے ساتھ دینی وقار کو بھی دھچکا لگا دیا ہے۔

جب لوگوں کو یہ تصور دیا جائے کہ بغیر اقتدار کے دین قائم ہی نہیں ہو سکتا اور حصول اقتدار کی تگ و دو میں شکست پر شکست حاصل ہو تو عوام تو یہی خیال کریں گے کہ دینداروں کا ساتھ دینا ناکامی کا باعث ہے اس طرح ملک میں بے دینی کو اور بھی ہوا مل رہی ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ناکامیاں وہ رکاوٹیں نہیں ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو اشاعت دین میں ملتی ہیں۔ دین کے راستہ میں رکاوٹیں اور چیز ہیں اور حصول اقتدار میں ناکامیاں اور چیز۔

انبیاء علیہم السلام اپنے مشن میں کبھی ناکام ہوتے ہی نہیں۔ وہ جو قدم اٹھاتے ہیں آگے ہی پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کی راہ دنیا کی راہ نہیں ہوتی جہاں دوسرے بھی ان کے حریف ہوتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کی مخالفت زیادہ تر دین کے اجارہ دار ہی کرتے ہیں۔ مگر یہ دین کے اجارہ دار خود بھی اپنے دین پر قائم نہیں ہوتے کیونکہ حقیقی دین تو ایک ہی ہے۔ اگر وہ اپنے دین پر بھی سچائی سے قائم ہوں تو وہ انبیاء علیہم السلام کی مخالفت کریں ہی کیوں؟ وہ مخالفت تو کرتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ وہ اپنے دین کو بھی چھوڑ چکے ہوتے ہیں وہ صرف دین کی بے جان رسومات کو ہی دین سمجھتے ہیں۔ وہ در اصل اپنی خود ساختہ رسومات کے چیمپئن ہوتے ہیں جن کو وہ دین بنا بیٹھے ہیں۔

کفارِ عرب بھی اپنے آپ کو دینِ حنیف کے ہی حامل سمجھتے تھے مگر وہ اسکی شکل بت پرستی میں تبدیل کر چکے تھے اور اس کو وہ دینِ حنیف سمجھنے لگے تھے۔ اس لئے جب حقیقی دینِ حنیف ان کے سامنے آیا تو وہ بوکھلا گئے۔ انہوں نے دینِ حنیف کے راستہ میں رکاوٹ پر رکاوٹ پیدا کی مگر وہ اس کو کبھی شکست نہیں دے سکے۔ دین کا وقار آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ مگر مودودی صاحب کی انتخابی مہمات میں شکست دین کے وقار کے لئے سخت دھچکا ثابت ہوئی ہے +

تقوی کے ثمرات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تقوی اللہ ہر ایک عمل کی
جڑ ہے جو اس سے خالی ہے
وہ فاسق ہے۔ تقوی سے زینتِ
اعمال پیدا ہوتی ہے اور اسکے
ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے
اور اسی کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ
کا ولی بن جاتا ہے"

(ملفوظات جلد ششم ص ۳۲)

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی مساعی

۱۴۵ افراد کا قبولِ حق • مختلف مقامات پر کامیاب جلسے

لٹریچر کی وسیع اشاعت • ہزارہا میل کے تبلیغی دورے

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج سیرالیون مشن بتوسط وکالت تبشیر

عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ و تربیت کا فریضہ ادا کیا جاتا رہا۔ پاکستانی اور افریقن مبلغین اپنے متعین علاقوں میں فرائض تبلیغ بجا لاتے رہے۔ دوران سال بعض خاص تعمیری کام شروع کرنے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۵ افراد نے حق قبول کیا۔

گزشتہ سال کی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق کام کو ٹھوس بنیادوں پر چلانے کے لئے ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو دس حلقہ جات میں تقسیم کیا۔ ہر حلقہ کے پریذیڈنٹ اور اس کے معاونین کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ حلقہ جات کی تقسیم کے نتیجہ میں تبلیغ و تربیت کا کام پہلے کی نسبت آسان اور مضبوط تر ہو گیا ہے۔ اس پروگرام کا پہلا تجربہ بمقام [illegible] ہوا جو فری ٹاؤن سے [illegible] میل کے فاصلہ پر ہے۔ حلقہ کے جلسہ عام کی صورت میں کیا گیا۔ [illegible] جماعت قائم ہوئی ہے اور گزشتہ سال سے اس جگہ پر اپنا پرائمری سکول باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ مقامات کی جماعتوں کو اس جلسہ کی اطلاع خطوط کے ذریعہ بھجوائی گئی چنانچہ [illegible] افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ احمدی احباب اپنے ہمراہ غیر احمدی دوستوں کو بھی لائے [illegible] اور فری ٹاؤن کے احباب نے بھی شرکت کی۔ پاکستانی احباب میں سے مکرم جناب سید محمد ہاشم صاحب بخاری مولوی نظام الدین مہمان صاحب چوہدری نذیر احمد صاحب اور اقبال احمد صاحب تشریف لائے۔ افریقن مبلغین میں سے معلم عباس کمارا اور الحاج احمد دوری شامل ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی ۱۱ بجے خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ خاکسار نے افتتاحی تقریر میں نئے داخل ہونے والے دوستوں کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کرایا۔ اور انہیں مشرکانہ رسوم سے مجتنب رہنے کی تلقین کی۔ خاکسار کے بعد سید محمد ہاشم صاحب بخاری مجمہ بونگے۔ پا سید الفا شریف اور چند مزید مقامی احباب نے بھی خطاب کیا۔ جس سے حاضرین نے اچھا اثر لیا۔ جمعہ کی نماز سے قبل بعض مسلمان کہلانے والے مشرکین نے شرک سے توبہ کی۔ اور ان کے بتوں کو تمام حاضرین کے سامنے آگ میں جلایا گیا۔

خطبہ جمعہ میں سورۃ فاتحہ سے خدا تعالیٰ کی چاروں صفات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی ۴ بجے تک جاری رہی اور آخر میں دس پونڈ کے قریب چندہ جمع ہوا اور یک صد چھ افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ اس جگہ پر اب ایک افریقن مبلغ کو متعین کیا گیا ہے۔ جو نومبایعین کو ابتدائی اسلامی مسائل کی تعلیم دیتا ہے۔ احباب ان سب کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں (O.A.U) آرگنائزیشن آف افریقن یونٹی کی مجلس دفاع کا اجتماع ہوا۔ جس میں افریقہ کے ۳۴ ممالک کے نمائندوں نے شمولیت اختیار کی تنگیٔ وقت کے باعث نمائندگان کے نام ایک تعارفی خط جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر تھا جو وہ افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں کر رہی ہے سائیکلوسٹائل کر کے سلسلہ کے لٹریچر کے ہمراہ تقسیم کے لئے بھجوایا۔ چھ ممالک کے نمائندگان کی قیام گاہ پر تقسیم کیا گیا۔ موجودہ حکومت کی زیر نگرانی سیرالیون نیشنل لائبریری کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس لائبریری کی عمارت ایک زر خطیر کے صرف سے تعمیر ہوئی ہے جو بلحاظ اپنی وسعت اور اعلیٰ انتظامات کے جدید طرز کی لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے۔ خاکسار نے لائبریری کو ۲۹ کتب کا سیٹ۔ جو قرآن کریم کے تراجم تفاسیر اور اسلام کی تعلیمات پر مشتمل تھا پیش کیا۔ اس کے لئے ایک نجی اور رسمی تقریب کا انعقاد ہوا۔ خاکسار نے لائبریری بورڈ کے ممبران کی موجودگی میں ایڈریس پیش کیا جس میں قرآن مجید کی پیشگوئی اذا الصحف نشرت سے ظہور مسیح مہدی کے وقت لٹریچر کی وسیع اشاعت پر روشنی ڈالی۔ موقعہ کی تصاویر لی گئیں۔ ریڈیو اور پریس میں خبر نشر کی گئی۔ اس تقریب میں چوہدری نذیر احمد صاحب بھی موجود تھے۔ لائبریری کو ریویو آف ریلیجنز اور مسلم ہیرلڈ بھی بھجوایا جاتا ہے۔ جو عموماً لائبریری کے حصہ خاص میں رکھا جاتا ہے۔

انفرادی طور پر بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ الجمہوریۃ العربیۃ المتحدہ کے کلچرل سنٹر میں مصری عہدہ داروں سے دو گھنٹے تک احمدیت پر نہایت ہی پرسکون ماحول میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اس موقعہ پر سید محمد ہاشم صاحب بخاری بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔

عرصہ مذکور میں خاکسار نے چار مرتبہ سیرالیون براڈکاسٹنگ اور دو مرتبہ ٹیلی ویژن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور دیگر اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ عید کا خطبہ جو خاکسار نے دیا تھا ایک دن قبل محکمہ براڈکاسٹنگ نے ریکارڈ کر لیا جو عید کے معاً بعد نشر ہوا۔

جب سے خاکسار دوبارہ آیا ہے مشن ہاؤس کی تعمیر کا مسئلہ زیر غور تھا۔ کافی جدوجہد کے بعد نصف ایکڑ کے قریب رقبہ جو نہایت ستھرا اور ہموار ہے۔ حکومت سے معمولی لیز پر مل چکا ہے۔ اور کاغذات تیار ہو چکے ہیں۔ نقشہ عمارت تیار ہو رہا ہے۔ یہ عمارت مبلغ کی جائے رہائش۔ دفاتر۔ مہمان خانہ اور پبلک لائبریری پر مشتمل ہوگی۔ مالی مشکلات درپیش ہیں۔ تاہم خدا تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہیں۔ کہ اس نے ہر موقعہ پر غیب سے امداد فرمائی ہے۔ مشن ہاؤس کی تعمیر کے بعد کافی مشکلات دور ہو جائیں گی۔

لسٹر جو فری ٹاؤن سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پر مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔ اس کے لئے ایک موزوں قطعہ خریدا جا چکا ہے۔ سرکاری طور پر کاغذات تیار ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ اسی ماہ تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ اس جگہ پر فروری کے آخری ہفتہ میں جماعت کا ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں فری ٹاؤن کی جماعت کے افراد بھی شامل ہوئے۔ خاکسار نے جماعت کے افراد کو ان کی جماعتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مقامی مبلغین نے اپنے حلقہ کی جماعتوں کا دورہ کیا اور عید سے قبل رمضان اور صدقۃ الفطر کی اہمیت کے بارہ میں سرکولر لیٹر جماعتوں میں تقسیم کیا۔ اسی طرح رمضان المبارک کے فضائل اور روزوں کے متعلق اسلامی احکامات پر ایک پمفلٹ چھپوایا گیا۔ جو ملک میں مفت تقسیم ہوا۔

۵ مارچ بروز جمعہ ایک اور حلقہ کی میٹنگ کا انعقاد بمقام جیوا ہوا [illegible] ہوا۔ یہ جماعت فری ٹاؤن سے ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ قریب کی سب جماعتوں نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔ خاکسار نے نصف گھنٹہ تک احباب جماعت کو اعلیٰ نمونہ اور اخلاق حسنہ سے متصف ہونے کی تلقین کی۔ اس جلسہ میں موجود پاکستانی مبلغین میں سے مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری اور مولوی عبدالشکور صاحب نے بھی احباب سے خطاب کیا۔ نیز مکرم سجاد حیدر صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول بو۔ اور بعض مقامی مبلغین نے بھی تقاریر کیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کو احباب نے توجہ اور انہماک سے سنا۔ اور ۴ بجے شام جلسہ برخاست ہوا۔

۱۲ مارچ کو سید محمد ہاشم صاحب بخاری کے ہمراہ خاکسار ایک گاؤں کامابائی میں پہنچا جہاں پر غیر احمدی پیراماؤنٹ چیف ہے وہاں پر جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ غیر از جماعت احباب نے نماز جمعہ میں بھی ہمارے ساتھ شرکت کی پیراماؤنٹ چیف خدا کے فضل سے جماعت کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد مگبورکا بسیدکالی اور موبمبی کا دورہ بھی کیا۔ موبمبی کے پیراماؤنٹ چیف صاحب کو ہماری آمد کا علم ہوا۔ تو ہماری قیام گاہ پر ملنے آیا۔ یہاں پر جلسہ کیا گیا جس سے فراغت کے بعد کبالہ گئے۔ کبالہ جاتے ہوئے راستہ میں ایک چیفڈم کے پیراماؤنٹ چیف جو جماعت کا مداح ہے سے ملاقات کی کبالہ میں پرائمری سکول کی تعمیر کے سلسلہ میں گئے تھے۔ اس جگہ پر پیراماؤنٹ چیف صاحب نے سکول مشن وغیرہ کی تعمیر کے لئے ایک وسیع قطعہ اراضی مناسب جگہ پر دے دیا ہے۔ اور کونسل کی طرف سے بارہ صد پونڈ منظور ہوئے ہیں۔ ڈی سی ضلع اور پراونشل سیکرٹری سے ملاقات کی۔ رقم ملنے پر انشاء اللہ جلد سکول

کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

اس جگہ سے واپسی پر ایک غیر احمدی چیف مصطفےٰ فوڈے صاحب کی دعوت پر اُس کے ہاں گئے۔ انہوں نے اس جگہ پر احمدیہ عربی سکول کھولنے کی درخواست کی ہے جو انشاء اللہ حالات کا جائزہ لے کر انشاء اللہ جاری کر دیا جائے گا۔

۱۵ مارچ کبالہ سے بونپچ کر ایک رات قیام کے بعد باندا جاسوا کی جماعت کا دورہ کیا اس دورہ میں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب جو حال ہی میں پاکستان سے تشریف لائے ہیں بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ مکرم الحاج ابراہیم سوا اس جگہ پر نہایت مخلص احمدی پیرامونٹ چیف ہیں اور گاؤں میں اچھی بڑی جماعت ہے۔ اس جگہ پر کافی عرصہ سے ایک کامیاب عربی سکول جاری ہے۔ اس سکول کے ساتھ انگریزی کے حصہ کے اجراء کی تجویز ہے۔ یہ جگہ بو سے قریباً ۳۴ میل دور ہے۔ انگریزی سکول کے اجراء کے لئے ابتدائی کارروائی شروع کر دی گئی ہے ٭

۱۹ مارچ بروز جمعہ ایک اور سرکٹ میں جلسہ کا انتظام تھا۔ یہ جلسہ سرکٹ کے چیف رئیس کے گاؤں بمقام باڈو میں کیا گیا۔ جلسہ میں کثرت سے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب شریک ہوئے۔ مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری اور مولوی عبد الشکور صاحب نے بھی تقریریں کیں۔ اور نماز جمعہ کے بعد مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نے اپنے سفر کے حالات سُنائے۔ اس جلسہ میں قریباً چودہ پونڈ کے قریب چندہ جمع ہوا۔ اور جمعہ کی نماز کے وقت دو افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم نظام الدین صاحب ۴۵ طلباء کو مسجد میں باقاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھاتے رہے اور اس تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

رپورٹ احمدیہ مشن بو

اِس مشن کے انچارج مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے تبلیغ و تربیت کی خاطر کم و بیش اڑھائی ہزار میل کا سفر کیا اور مختلف مقامات پر جلسوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ جہاں پر حالات کے مطابق عربی اور انگریزی میں تقاریر ہوئیں مشن ہاؤس میں آنے والے احباب میں سیرالیونی۔ لائبیرین گیمبین۔ گھانین اور گنی کے لوگ شامل تھے۔ ان کے مطلوبہ سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے ٭

عوام کے علاوہ مشن ہاؤس میں آنیوالوں کو حتی الوسع مناسب حال لٹریچر مہیا کیا گیا۔ متعدد مقامات کے دَورہ کے لئے گیا۔ ان مقامات پر عام جلسوں میں ہر جگہ حاضری کم و بیش تین چار صد افراد کی ہوتی رہی۔ بعض لوگ سوالات کر کے اپنی تسکین کا سامان کرتے رہے۔

Kenema اور Kamahai میں بھی جلسے کئے گئے۔ کاماہائی چیفڈم کا صدر مقام ہے اور یہاں پر پیرامونٹ چیف الحاج سیکو دوئم رہتا ہے اس نے خاکسار کو دعوت دی ہے کہ خاکسار وہاں جائے اور ایک ہفتہ قبل اس کو مطلع کرے۔ وہ اپنی چیفڈم کے تمام لوگوں کو جمع کر کے فیصلہ کرے گا کہ اس کو جماعت احمدیہ میں شامل ہو جانا چاہیئے مگر خاکسار ابھی وہاں نہیں جا سکا۔ خاکسار نے کبالہ ٹاؤن کا بھی دَورہ کیا یہاں بھی دو تقریریں ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

یہ بات احباب کے لئے خوشی کا موجب ہو گی کہ یہاں کے لوگوں کو اس بات کا احساس ہے کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ ملک کی جو مذہبی اور تعلیمی خدمت انجام دے رہے ہیں وہ بہت اہم ہے۔ اور کوئی دوسری تنظیم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ٭

اس عرصہ تبلیغ و تربیت کی خاطر طویل سفر اختیار کیا جس کا کچھ حصہ ریل پر۔ کچھ حصہ بس پر اور کچھ کشتیوں کے ذریعہ نیز پیدل بھی اس طرح ملک کے مختلف حصوں میں کم و بیش دو ہزار افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا ٭

جماعت کی تربیت کو درس قرآن اور احادیث کے ذریعہ جاری رکھا۔ یہ درس صبح فجر کی نماز کے بعد باقاعدہ طور پر دیا جاتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد بچوں کو نماز سکھائی جاتی ہے۔

مشن بواجے بو

مولوی عبد الشکور صاحب مبلغ بواجے بو کی رپورٹ درج ذیل ہے:۔

پبلک جلسے تبلیغ کا ایک اہم ذریعہ ہیں جن میں کثیر التعداد غیر از جماعت احباب تک پیغام حق پہنچایا جا سکتا ہے۔ خاکسار کو اس عرصہ میں پانچ مقامات پر جلسے کرنے کی توفیق ملی۔

تین جگہ پر ہماری جماعت موجود ہے اس لئے سہولت سے جلسوں کا انعقاد ہو گیا۔ اور مجموعی طور پر ہر جگہ ڈیڑھ سے دو گھنٹہ تک جلسہ جاری رہا۔ ایک جلسہ میں مکرم سجاد حیدر صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول بو بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ بعض عیسائی احباب نے سوالات کئے جس کے نتیجہ میں ہمارے جوابات کی وجہ سے مسلم احباب پر بہت خوشگوار اثر ہوا۔

دو مقامات میں کوئی احمدی نہیں ہے۔ اگرچہ ایسے مقامات پر جلسہ کرنے میں کچھ مشکلات ہوتی ہیں تاہم کوشش کی جاتی ہے کہ پبلک جلسوں کے ذریعہ انہیں قبول حق کی دعوت دی جائے۔ ان میں سے ایک گاؤں جو بواجے بو سے قریباً ڈیڑھ میل دور ہے احمدیہ سکول بو کے ایک طالبعلم کی مدد سے گاؤں کے چیف سے رابطہ قائم کیا۔ خاکسار اور مکرم سجاد حیدر صاحب شام کے وقت وہاں پہنچے اور جلسہ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے اگلی صبح سات بجے کا وقت تجویز کیا۔ چنانچہ اگلے دن علی الصبح وہاں پہنچ کر جلسہ کیا ٭

آخری جگہ (DIEMA) قدرے بڑا قصبہ ہے۔ اس چیفڈم کا پریذیڈنٹ اور سیکشن چیف اس گاؤں میں رہتا ہے۔ اس کے نزدیک ہی ایک گاؤں میں ہماری جماعت قائم ہے۔ خاکسار جب اس گاؤں کے دَورہ کے لئے گیا تو وہاں سے ایک پرانے احمدی مخلص دوست کو ساتھ لے کر اس جگہ کے سیکشن چیف اور پریذیڈنٹ کو ملا۔ جلسہ ۹ بجے سے لے کر رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔ جلسہ سے فارغ ہو کر قریب نصف شب کے ہم واپس پہنچے۔

اجتماعی تبلیغ کے ساتھ ساتھ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ بعض احباب مشن ہاؤس میں ملنے آتے ہیں جن سے تبادلہ خیالات ہوتا ہے دَورہ کے دوران کثرت سے نئے دوستوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے جنہیں تبلیغ کی جاتی ہے بعض اوقات ایسی گفتگو پر تین تین چار چار گھنٹے صرف ہو جاتے ہیں۔ تعلیم یافتہ احباب جن میں سکولوں کے اساتذہ اور ڈاکٹر شامل ہیں انہیں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس انفرادی تبلیغ کے نتیجہ میں عرصہ زیر رپورٹ میں دو افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالےٰ استقامت فرمائے۔ آمین۔

عامۃ الناس کے علاوہ اس عرصہ میں ایک دفعہ ایک چیفڈم کے پیرومونٹ چیف کو جو رومن کیتھولک عیسائی ہے کے پاس تبلیغ کی خاطر جا کر ملا۔ مکرم سجاد حیدر صاحب بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ قریباً دو گھنٹہ تک ان سے اظہار خیالات کا موقعہ ملا۔

اس موقعہ پر صاحب موصوف کو سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا۔ ہم نے ان سے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ پسند کریں تو اس جگہ پر کسی وقت اپنے پادری صاحب کو بلا کر ایک مشترکہ جلسہ کر کے اس میں تبادلہ خیالات کا موقعہ بہم پہنچائیں تو اس سے عوام پر انکشاف حق اور بعض باہمی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

وسط جنوری میں آنریبل وزیر اراضیات وغیرہ جناب لے۔ جے۔ ڈیمبی۔ اپنے سرکاری دَورہ پر اس علاقہ میں تشریف لائے۔ اور ایک رات بواجے بو میں بھی قیام فرمایا۔ خاکسار نے ان سے دو دفعہ ملاقات کی اور موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی روانگی سے پیشتر سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا جو انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس پیشکش کو تحفہ خاص کے طور پر ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا اس موقعہ پر بعض دیگر احباب کے علاوہ پیرامونٹ چیف این۔ کے۔ کامنگا پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون بھی موجود تھے۔

تربیت

احباب جماعت کی تربیت کی خاطر۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس نماز مغرب کے بعد باقاعدگی سے دیا جاتا رہا۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح کا التزام کیا گیا جس میں روزانہ حاضری کم و بیش ۶۰ افراد کے قریب ہوتی رہی جماعت کی دعوت پر بعض غیر از جماعت دوست بھی نماز عید میں ہمارے ساتھ شریک ہوئے۔ جن میں ٹاؤن سپیکر اور کورٹ پریذیڈنٹ بھی شامل تھا۔ چنانچہ اس تقریب کے موقعہ پر تربیت کے ساتھ تبلیغ کا موقع بھی مل گیا۔ خطبات جمعہ میں خاص توجہ طلب امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے فریضہ تربیت انجام دیا۔ نیز اس عرصہ میں مسجد میں اجتماعی طور پر اور بعض دوستوں کو انفرادی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسنون دعائیں یاد کرائیں اور عام طور پر ملنے والے دوستوں کیساتھ گفتگو کے وقت بھی حتی الوسع تربیتی امور کو مدنظر رکھا۔

تعلیم

تبلیغ و تربیت کے علاوہ اس عرصہ میں بعض تعلیمی خدمات سرانجام دینے کی بھی توفیق ملی۔ اس جگہ پر ہمارا احمدیہ پرائمری سکول موجود ہے خاکسار نے بچوں کی دینی تعلیم کی خاطر دو پیریڈ رکھوا کر ان میں باقاعدہ طور پر کلاس لیتا رہا۔ اسی ضمن میں جب ایک دفعہ سکول کی طرف سے طلباء کے والدین کی ایک میٹنگ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں سکول کے سٹاف نے والدین سے تعاون کی اپیل کی۔ خاکسار نے اس موقعہ پر نصف گھنٹہ تبلیغی تقریر کی۔

عام لوگوں میں بھی یہاں پر عربی پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ جس کسی نے بھی عربی پڑھنے کا اظہار کیا۔ اس کو اس کی خواہش کے مطابق وقت دیا گیا۔ چنانچہ عرصہ مذکورہ میں کم و بیش پانچ غیر از جماعت دوست اور چار احمدی دوست گاہے بگاہے فائدہ اٹھاتے رہے مگر ایک غیر احمدی دوست قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی خاطر روزانہ باقاعدگی سے حاضر ہوتا رہا جس پر خاکسار کے کم از کم تین گھنٹے روزانہ اوسطاً صرف ہو جاتے ہیں۔ اب تک انہوں نے پہلے دس سیپاروں کا ترجمہ ختم کر لیا ہے ایک احمدی دوست بھی باقاعدگی سے آ کر پڑھتا رہا۔"

سیرالیون مشن کی مجموعی رپورٹ پیش کر کے خاکسار احباب سے درخواست کرتا ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام مبلغین کو بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا اشاعت اسلام کا جو کام اللہ تعالیٰ نے اس دَور میں ہمارے سپرد کیا ہے۔ ہم اس سے بہتر رنگ میں سبکدوش ہو سکیں۔ آمین۔

مجلسِ خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس کے اختتام پر

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کا

اختتامی خطاب

ربوہ - مورخہ ۱۲ اپریل ۵ بجے شام مسجد محمود میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب زیر صدارت صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوئی ۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا ۔ جو مکرم منصور احمد صاحب زعیم حلقہ دارالرحمت شرقی الف ۔ نے کی ۔ بعد ازیں عہد دہرایا گیا ۔ عہد کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم خوش الحانی سے پڑھی ۔ اس کے بعد صدر محترم کے ارشاد کے مطابق خاکسار نے تربیتی کلاس کی رپورٹ مختصراً پیش کی ۔

تربیتی کلاس مورخہ ۵ اپریل کو ۹ بجے شام مسجد محمود میں شروع ہوئی ۔ جس کا افتتاح سید میر محمود احمد صاحب ناصر مہتمم تربیت نے کیا ۔ روزانہ ۸ تا ½ ۱۱ بجے ترجمۃ القرآن ۔ حدیث ۔ کلام فقہ اور قرأت سکھائی جاتی رہی ۔ جو بالترتیب مولوی محمد صدیق صاحب شاہد قائمقام مہتمم مقامی ۔ خاکسار ۔ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد و مولوی محمد سعید صاحب انصاری محمد شفیق صاحب قیصر اور قاری عاشق حسین صاحب پڑھاتے رہے ۔ علاوہ ازیں روزانہ ۵ بجے تا ۶ بجے شام بعض علمی لیکچر بھی ہوتے رہے اس ضمن میں مسئلہ نبوت ۔ خلافت احمدیہ اور اہل پیغام اور منکرین حدیث کے اعتراضات کے جوابات کے عناوین پر علی الترتیب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نے تقاریر کیں ۔

مورخہ ۸ اپریل کو ایک تقریری مقابلہ بھی کروایا گیا ۔ جس میں مبارک احمد فیکٹری ایریا اوّل لئیق احمد انصاری دارالرحمت وسطی دوم اور صفی الدین قمر دارالصدر شرقی سوم قرار پائے ۔

۱۱ اپریل کو تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے خدام کا امتحان لیا گیا ۔ ۲۶ خدام کامیاب قرار دئے گئے ۔ امتحان میں لئیق احمد انصاری دارالرحمت وسطی اوّل ۔ صالح محمد خاں دارالنصر غربی دوم اور محمد عاشق خاں دارالصدر سوم قرار آئے ۔ اس کلاس میں ۴۰ سے زائد خدام شامل ہوتے رہے ۔

رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد محترم جناب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تقریری مقابلہ و امتحان میں اوّل دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور کامیاب شدگان میں اسناد تقسیم کیں ۔

انعامات و اسناد کی تقسیم کے بعد محترم صدر مجلس نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی ۔

آپ نے فرمایا ۔ کہ میرے دل میں احمدی نوجوانوں کی بڑی محبت اور قدر ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ احمدی نوجوان آسمان روحانی کے ستارے بنیں اور ان کے اندر صحابہؓ والا کردار اور اخلاق پیدا ہوں ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ وقت توبہ اور استغفار کا ہے ہر انسان کو تذلل اور انکساری اختیار کرنی چاہیئے ۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے ۔ جب انسان خدا کی طرف جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف مائل ہوتا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ جس دور سے گذر رہی ہے وہ ایک انقلابی دور ہے ۔ پس ہر فرد کو توبہ کرنی چاہیئے ۔ نیکی تقویٰ راستی اور اچھی روایات کو قائم کرنا چاہیئے ۔ آپ نے اگر کوئی گندی روایت قائم کی تو وہ نہ صرف آپ پر داغ ہوگا ۔ بلکہ آئندہ نسلیں تمہیں اچھے نام سے یاد نہیں کریں گی ۔ آپ نے فرمایا کہ اچھے اخلاق کے ذریعہ سے دنیا کے دلوں کو جیتا جا سکتا ہے ۔ اپنے اندر روحانیت اور اخلاق پیدا کریں ۔ روحانیت اور اخلاق میں کمال حاصل کئے بغیر ہم دنیا میں کوئی انقلاب پیدا نہیں کر سکتے ۔

آپ نے فرمایا ۔ کہ جب تک انسان مرتا نہیں اس کو نئی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی ۔ ہر احمدی فرد کو اپنے متعلق سمجھنا چاہیئے ۔ کہ اُسے بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے ۔ وہ تمام اپنی خواہشات کو بھول جائے ۔ اور اپنی تمام مرضیات پر موت وارد کر دے ۔ تب وہ نجات کی راہ پا سکتا ہے ۔ آپ نے دن رات مجاہدہ کرنے ۔ سخت محنت اور جفاکشی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔

آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اللّٰھم انی اعوذبک من الھم والغم اللّٰھم انی اعوذبک من الجبن والبخل اللّٰھم انی اعوذبک من العجز والکسل اللّٰھم انی اعوذبک من غلبۃ الدین وقھر الرجال

۴۴ - کی نہایت لطیف تشریح فرماتے ہوئے جہاں یہ دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ وہاں یہ خوبیاں پیدا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی جو ان رذائل اور کمزوریوں کے دور ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں ۔

آپ نے فرمایا کہ احمدی نوجوانوں کو اپنے اندر شجاعت ۔ ہمدردی ۔ بلند ہمتی ۔ محنت جفاکشی اور مظلوم کی امداد کرنے کی خصوصیات پیدا کرنی چاہئیں ۔ تب خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا حصول ممکن ہوتا ہے ۔ یہی صحابہ کے اخلاق تھے جو ہمیں آج اپنے اندر پیدا کرنے ہیں ۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے اس خطاب کے بعد دعا پر یہ اجلاس برخاست ہوا ۔

خاکسار ۔ نصر اللہ خان ناصر

ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ ربوہ

مجلس افتاء کے اراکین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس افتاء کے ارکان کے نئے تقرر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے ۔

(خاکسار ملک سیف الرحمن سیکرٹری مجلس افتاء ۔ ربوہ)

۵-۴-۶۵ سے تا فیصلہ ثانی مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے :-

۱ - مرزا ناصر احمد صاحب ایم ۔ اے
۲ - مولوی جلال الدین صاحب شمس
۳ - مرزا مبارک احمد صاحب
۴ - مولوی ابوالعطاء صاحب
۵ - قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
۶ - ملک سیف الرحمن صاحب
۷ - مولوی محمد احمد صاحب جلیل
۸ - شیخ مبارک احمد صاحب
۹ - سید میر داؤد احمد صاحب
۱۰ - مرزا رفیع احمد صاحب
۱۱ - مولوی تاج الدین صاحب
۱۲ - مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب
۱۳ - مولوی محمد صدیق صاحب
۱۴ - مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۱۵ - مولوی غلام باری صاحب سیف
۱۶ - مرزا طاہر احمد صاحب
۱۷ - مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
۱۸ - مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ
۱۹ - شیخ بشیر احمد صاحب "
۲۰ - شیخ محمد احمد صاحب "
۲۱ - مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری
۲۲ - سید میر محمود احمد صاحب
۲۳ - صوفی بشارت الرحمن صاحب
۲۴ - مولوی محمد صادق صاحب
۲۵ - ملک مبارک احمد صاحب

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی ممبر ہوں گے ۔

۱ - چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
۲ - چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
۳ - قاضی محمد اسلم صاحب

اس مجلس کے صدر مرزا ناصر احمد صاحب ۔ نائب صدر شیخ بشیر احمد صاحب و مرزا عبدالحق صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے ۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے ۔

فیروزوالہ (ضلع گوجرانوالہ) میں تربیتی جلسہ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ باجازت نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ جماعت احمدیہ فیروزوالہ (ضلع گوجرانوالہ) مورخہ ۲۳ ، ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ اپنا تربیتی جلسہ منعقد کر رہی ہے ۔ متعدد علماء سلسلہ مرکز سے تشریف لائیں گے ۔ مکرم ثاقب صاحب زیروی کی آمد بھی متوقع ہے ۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت اپنے دوستوں کو بھی ہمراہ لا کر جلسہ میں شمولیت فرماویں ۔ جملہ احباب کے طعام و قیام کا انتظام جماعت احمدیہ فیروزوالہ کے ذمہ ہوگا ۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لیتے آویں ۔

(خاکسار ۔ محمد نواز گورایہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ)

اعلان

میرے خاوند محمد یحییٰ صاحب سرساوی مرحوم کے ذمہ جن احباب کا کوئی قرضہ ہو وہ مجھے معہ ثبوت اطلاع دیں ۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ادائیگی کی کوشش کروں گی ۔

(امۃ الرشید بیگم ۔ معرفت محمد یامین صاحب تاجر کتب ۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان

نمبر ۱۳۴۸۸:۔ میں سیدہ میمون النساء زوجہ ڈاکٹر محمد امام صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور۔ ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے زیور۔ چوڑیاں چار عدد طلائی وزن اندازاً ۴ تولہ۔ گلوسر طلائی ایک عدد دو تولہ۔ لچھا طلائی ایک عدد نصف تولہ۔ چین طلائی ایک عدد وزنی چار تولہ۔ کل زیورات ساڑھے دس تولہ اس کے علاوہ میرے پاس ایک طلائی کرن اور ایک طلائی تارہ بھی ہے۔ جن کا وزن اندازاً ایک تولہ ہے گویا کل زیور طلائی ساڑھے گیارہ تولے ہے جن کی موجودہ قیمت اندازاً پندرہ سو روپیہ ہے۔ میں اس ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ:۔ سیدہ میمون النساء موصیہ۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد امام ولد محمد حسین صاحب ۵ البرٹ وکٹر روڈ فورٹ بنگلور ۲۔ گواہ شد۔ بی ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ ۵ البرٹ وکٹر روڈ بنگلور۔ ۱۳/۱۰/۶۴

نمبر ۱۳۵۰۷:۔ میں پی مریم زوجہ کے سی محمود صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنانور ڈاکخانہ ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۶۴ ۱۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۲۵۰/- روپے تھا جو میں اپنے شوہر سے وصول کر چکی ہوں اور جس سے میں نے زیور بنوا لیا تھا میرے پاس اس وقت یہ زیورات ہیں (۱) ہار طلائی ڈیڑھ تولہ قیمت ۱۶۰/- روپیہ (۲) کانٹے طلائی نصف تولہ قیمت ۴۰/- روپے (۳) چوڑیاں طلائی چار عدد وزنی ڈیڑھ تولہ قیمت ۱۶۰/- روپیہ (۴) انگوٹھی وزنی دو ماشہ قیمت ۲۰/- روپے اس کے علاوہ مجھے اپنے شوہر کی طرف سے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائداد قیمتی ۳۸۰/- روپے اور ماہوار جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ پی مریم موصیہ۔ گواہ شد۔ کے سی محمود ولد عبدالقادر ساکن کنانور شوہر موصیہ۔ گواہ شد ابن عبدالرحیم صاحب ولد ای حمزہ صاحب ایڈیٹر ماہنامہ ستیہ دوتن کنانور ۱/۱۰/۶۴ ۱۹ء۔

نمبر ۱۳۵۰۸:۔ میں زہرہ بی زوجہ ایم علی کویا صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن کنانور۔ ڈاکخانہ کنانور ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۶۴ ۱۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
۱۔ مہر میں نے اپنے شوہر سے وصول کر لیا تھا جس کا زیور بنوا لیا ہوا ہے جو ۳۰۰/- روپے کا ہے (مہر تین سو روپے تھا) (۲) ہار طلائی وزنی پانچ تولہ قیمت ۵۰۰/- روپے (۳) ہار طلائی وزنی پانچ تولہ قیمت ۵۰۰/- روپے (۴) ہار طلائی وزنی سات تولہ قیمت ۷۰۰/- روپے (۵) کلپ طلائی نصف تولہ قیمت ۵۰/- روپے (۶) کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۰۰/- روپے۔ میں اپنے مذکورہ بالا زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائداد میری ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی علاوہ ازیں مجھے اپنے شوہر کی طرف سے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ زہرہ بی موصیہ۔ گواہ شد کے سی محمود ولد عبدالقادر صاحب ساکن کنانور۔ گواہ شد ابن عبدالرحیم ولد ای حمزہ صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن کنانور۔

نمبر ۱۳۵۰۹:۔ میں کے سی زلیخا زوجہ ای محمود صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن کنانور۔ ڈاکخانہ کنانور ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۶۴ ۱۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) ہار طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ قیمت ۱۵۰/- روپیہ (۲) کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ایک سو روپیہ (۳) چوڑیاں طلائی چار عدد وزنی ساڑھے تین تولہ قیمت ۳۵۰/- روپیہ (۴) انگوٹھی طلائی وزنی تین ماشہ قیمت ۲۵/- روپیہ۔ (۵) حق مہر تین سو روپیہ ہے جو ابھی تک میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اپنی تمام مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ کے سی زلیخا موصیہ۔ گواہ شد۔ کے سی محمود صاحب ولد عبدالقادر صاحب ساکن کنانور۔ گواہ شد۔ ابن عبدالرحیم ولد ای حمزہ صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن۔ کنانور

نمبر ۱۳۵۱۰:۔ میں کے سی فاطمہ زوجہ عبدالقادر صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن کنانور۔ ڈاکخانہ کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۶۴ ۱۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) کانٹے طلائی وزنی ۳½ تولہ قیمت ۳۵۰/- روپے (۲) چوڑیاں طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ جو دو عدد ہیں قیمت ۱۵۰/- روپے (۳) کانٹے خورد طلائی وزن ½ تولہ قیمت ۵۰/- روپے (۴) ہار طلائی وزنی پون تولہ قیمت ۷۵/- روپے (۵) حق مہر ۲۰/- روپے تھا جو اپنے شوہر سے وصول کر کے خرچ چکی ہوں۔ میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائداد موجودہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی علاوہ ازیں مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ کے سی فاطمہ گواہ شد۔ کے سی محمود ولد عبدالقادر صاحب ساکن کنانور۔ گواہ شد ابن عبدالرحیم ولد ای حمزہ صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن۔ کنانور۔

نمبر ۱۳۵۹۵:۔ میں شمس الدین ولد محمد عبدالرسول قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تجارتی کاروبار کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اندازاً ۳۰/- روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ شمس الدین موصی
گواہ شد:۔ سیٹھ محمود احمد ولد سیٹھ محمد حسین مرحوم۔ ساکن چنتہ کنٹہ۔ آندھرا۔
گواہ شد۔ سیٹھ محمد معین الدین ولد سیٹھ محمد حسین مرحوم۔ ساکن چنتہ کنٹہ۔ آندھرا۔ امیر جماعت احمدیہ۔ حیدر آباد۔ ۱۰/۱۱/۶۴

شکریہ احباب

میرے برادر اصغر محمد یحییٰ صاحب میر سادی مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۵ء کو جھنگ لائل پور روڈ پر بس کے حادثہ میں وفات پا گئے تھے ان کی اچانک اور اندوہناک وفات پر احباب جماعت نے خطوط اور ملاقات کے ذریعہ میرے اور میرے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کر کے مومنانہ محبت و اخوت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ میں جملہ احباب کا اپنی اور اپنے خاندان کی طرف سے نیز مرحوم بھائی کے خسر مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب اور ان کے خاندان کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

میں علی الخصوص خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واجب الاحترام افراد کا از حد ممنون احسان ہوں جنہوں نے اس موقع پر ہمارے ساتھ کمال درجہ محبت و شفقت کا سلوک روا رکھا جو ہمارے لئے از حد تسکین اور ڈھارس کا موجب ہوا۔ اسی طرح محترم میاں محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ اور جماعت احمدیہ جھنگ کے دیگر احباب بھی میرے خاص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے حادثہ کی اطلاع موصول ہوتے ہی ربوہ اطلاع بھجوائی اور بڑی سرگرمی کے ساتھ جملہ انتظامات کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کی بیوہ اور بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔ (محمد احمد میر سادی شفا میڈیکل ہال غلہ منڈی ربوہ)

فہرست صدقہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کے علاج وغیرہ کے سلسلہ میں صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ ان دوستوں کی تمام بیماریوں اور پریشانیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دور فرمائے۔

یہ فہرست ۱۶/۱/۶۵ تا ۲۸/۲/۶۵ تک رقوم بھجوانے والے ان افراد کی ہے جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقوم بھجوائی ہیں۔

نام	روپے
شمیم لطیف صاحب PAF وارسک	۱۰-۰۰
ملک سرور صاحب اڈہ احمدیہ انور آباد ضلع لاڑکانہ	۱۰-۰۰
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز راولپنڈی	۷۰-۰۰
والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور	۱۰-۰۰
فضل الرحمٰن صاحب ڈپٹی چیف انجنیئر ڈیل پاک فیکٹری حیدرآباد	۲۰-۰۰
میسرز شاہ میڈیکو کچہری بازار لائل پور	۲۵-۰۰
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایجنسی سرجن کرم پاڑہ چنار	۱۵-۰۰
مظفر الدین صاحب معرفت ایم عمر اینڈ برادرز بوگرا	۹۳-۲۵
الطاف حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ آڈٹ آفس لاہور	۱۰-۰۰
لجنہ اماء اللہ نیروبی ایسٹ افریقہ	۲۸۰-۰۰
آفتاب احمد صاحب گارڈن روڈ کراچی	۵۰-۰۰
سید سہیل احمد صاحب ڈی سی کشتیاں ایسٹ پاکستان	۳۰۰-۰۰
نوابزادہ محمد امین خاں صاحب بنوں	۲۵-۰۰
چوہدری غلام رسول صاحب پوسٹ آفس کسمول ضلع میرپور خاص	۲۰-۰۰
شاہدہ اسلم صاحبہ گلبرگ لاہور	۵۰-۰۰
بیگم امۃ الحی انیس احمد صاحب "الریاض" لاہور	۲۰-۰۰
میاں محمد شریف صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ	۳۰-۰۰
بیگم صاحبہ ریاض محمد صاحب نظامی پورن نگر سیالکوٹ	۱۰-۰۰
ملک محمد شفیع صاحب چک ۳۵ احمد آباد گاڑھی ضلع حیدرآباد	۱۰-۰۰
چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰-۰۰
مسز نصرت ممتاز معرفت کرنل احمد صاحب لٹن روڈ لاہور	۲۰-۰۰
حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب مرحوم۔ لاہور	۱۰-۰۰
بیگم ایس جی یزدانی صاحب انکم ٹیکس آفیسر۔ لاہور	۳۰-۰۰
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب راولپنڈی	۱۰-۰۰
بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک اے ڈی ایم میانوالی	۲۰-۰۰
ڈاکٹر عبد الرشید صاحب غفوری سول ہسپتال بھلوال	۳۰-۰۰
مشتاق احمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ ماموں کانجن	۱۶-۰۰
بیگم صاحبہ چوہدری عبد المجید صاحب نیلا گنبد لاہور	۳۰-۰۰
حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر	۱۰-۰۰
عبد الرحمٰن صاحب مبشر نیلا گنبد لاہور	۱۰-۰۰
خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰-۰۰
ملک عبد الرب صاحب ربوہ	۱۰-۰۰
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ مع والدین مرحومین و اہلیہ مرحومہ	۱۰-۰۰
ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب دار الرحمت۔ ربوہ	۳۵-۰۰
لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر یوسف شاہ صاحب کھاریاں	۱۰-۰۰
بشیر الدین احمد صاحب عیدگاہ راولپنڈی	۵۱-۰۰
شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۱۲-۰۰
شیخ عبد المجید صاحب "	۱۰-۰۰
شیخ حمید اللہ صاحب "	۱۰-۰۰
شیخ دوست محمد شمس "	۱۰-۰۰
حکیم محمد اسلم صاحب "	۲۰-۰۰
محمد ظفر اللہ صاحب سٹیٹ بنک پاکستان لاہور	۲۰-۰۰
شکیل احمد صاحب ولد ناصر احمد صاحب بانی آف چنیوٹ مرسلہ میاں محمد یوسف صاحب بانی۔ کراچی۔	۱۰۰-۰۰
اللہ بخش صاحب سیکرٹری مالی ڈوہا مہر چند ضلع منٹگمری	۱۲-۰۰
حامد احمد خاں صاحب۔ لاہور	۱۰-۰۰
میاں محمد حسین صاحب از احباب جماعت مردان۔	۱۴-۰۰
ڈاکٹر مہر محمد صاحب قریشی راولپنڈی	۱۰۰-۰۰
عزیزہ بلقیس سعیدہ صاحبہ دار الذکر لاہور	۱۰-۰۰

(باقی)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

ہمارا سال یکم نومبر ۱۹۶۴ء کو شروع ہوا تھا۔ اور اس وقت اس کے پانچ ماہ گزر چکے ہیں لیکن بہت سی مجالس ایسی ہیں کہ جن کی طرف سے ابھی تک سال ۶۵-۱۹۶۴ء کے بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں نہیں پہنچے۔

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ کیونکہ جب تک باقاعدہ بجٹ تشخیص نہ ہو۔ اس وقت تک وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ ہی یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ آیا بجٹ کے مطابق آمد ہو بھی رہی ہے یا نہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ قائدین مجالس اور قائدین اضلاع اس طرف توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میرے لڑکے عزیزم خواجہ رشید احمد بی۔ ایس۔ سی متعلم انجنیئرنگ کورس لنڈن یونیورسٹی کا نکاح عزیزہ وحیدہ نسرین قریشی بنت مکرم محمد اسمٰعیل صاحب قریشی کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۵ء کو مسجد نور راولپنڈی میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔

عزیزہ وحیدہ نسرین حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم موجد مفرح عنبری لاہور۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب صحابہ میں سے تھے۔ کی پوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ عالیہ کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار۔ خواجہ عنایت اللہ از راولپنڈی)

۲۔ مورخہ ۱/۴/۶۵ کو مسجد احمدیہ جہلم میں عزیزم مرزا عبد العزیز ولد بابو شاہ عالم صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت جناب میاں اللہ دین صاحب مرحوم۔ مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ دوسرے روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ خیر و برکت کا موجب ہو۔

(خاکسار۔ عبد المجید احمدی ولد بابو شاہ عالم صاحب مرحوم محلہ مستریاں جہلم)

۳۔ بروز جمعہ بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۶۵ء مسجد احمدیہ کوئٹہ میں میرے نسبتی بھائی عزیزم رشید احمد (حال بیکسفیلڈ روڈ لنڈن۔ ایس ڈبلیو ۱۵) پسر جناب شیخ محمد حسین صاحب دہرہ چنیوٹ کا نکاح عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ دختر جناب صوبیدار محمود احمد صاحب قریشی کوئٹہ چھاؤنی بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث خیر و برکت و مثمر ثمرات حسنہ فرما دے۔ آمین۔

(صوبیدار میجر محمد عبد الرحمٰن صدر حلقہ مسجد احمدیہ ۱۲-۳/۱۹ باٹ روڈ۔ کوئٹہ)

درخواستہائے دعا

- ملک بشارت علی صاحب شاہدرہ بعض امور کی وجہ سے پریشان ہیں۔ (چوہدری نذیر احمد رشید۔ شاہدرہ)
- مکرم قاضی اکبر محمد صاحب ایس ڈی او آجکل کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہیں (برکت اللہ محمود مربی سلسلہ اوکاڑہ)
- آغا ایم۔ اے رحیم صاحب ۱۴۰ الف ماڈل ٹاؤن کی صاحبزادی نزہت آغا لمبے عرصے سے بیمار ہے۔ (ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ۔ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)
- میرے ابا جان مکرم صوبیدار کرم الدین صاحب کا ۱/۳/۶۵ کو لندن میں پھسلنے کی وجہ سے دایاں بازو ٹوٹ گیا تھا۔ جو بذریعہ اپریشن جوڑ دیا گیا ہے۔ (امۃ الحمید بنت صوبیدار کرم الدین دار النصر ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ

خدام الاحمدیہ کے مرکزی ہال کی تعمیر کا کام باقاعدہ شروع ہو گیا

تعمیر کے آغاز کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک خصوصی تقریب کا انعقاد

ربوہ ۔۔۔۔ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار صبح ۷ بجے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں خدام کا اپنا مرکزی ہال تعمیر کرنے کے سلسلے میں یہ تقریب تعمیر کے کام کا عملاً آغاز کرنے کی غرض سے منعقد کی گئی تھی۔ اس تقریب میں خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ مرکزیہ کے اراکین، کثیر التعداد مقامی خدام اور دیگر احباب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد صحابہ کرام نے بھی شرکت فرمائی۔ تعمیر کے کام کا آغاز اجتماعی دعا سے ہوا۔ جو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے کرائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۰ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ خدام الاحمدیہ کا اپنا ایک علیحدہ ہال اور لائبریری ہونی چاہیئے تاکہ وہ اپنی علمی تربیتی اور دیگر دینی سرگرمیوں کو وسعت دے کر انہیں خاطر خواہ طریق پر جاری رکھ سکیں۔ اس وقت سے ہی حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی مساعی شروع کر دی گئی تھیں۔ بالآخر ایک حد تک سرمایہ میسر آنے پر ۱۹۶۲ء میں ہال کی بنیاد رکھی گئی۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر اپنے دست مبارک سے اس کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اس کے بعد پیش آمدہ رکاوٹوں کے باعث تعمیر کا اصل کام جلد شروع نہ ہو سکا۔ اب اڑھائی سال بعد مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء کی صبح کو ایک خصوصی تقریب میں بحمد للہ ہال کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے امید ہے کہ ہال چھ ماہ یا اس سے کچھ زائد عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا انشاء اللہ العزیز۔

مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو صبح سوا سات بجے تک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں خدام اور مہمانوں کے تشریف لانے کے بعد آغاز کار سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے ایک نئی بنیاد کے سرے پر اپنے ہاتھ سے ایک اینٹ نصب کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ایک ایک اینٹ نصب کی۔ ازاں بعد صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب، محترم مرزا برکت علی صاحب، محترم حاجی محمد فاضل صاحب، محترم حکیم رحمت اللہ صاحب، محترم ماسٹر عطا محمد صاحب، محترم میاں عبد اللہ صاحب جلد ساز، محترم علی احمد صاحب ٹھیکیدار اور محترم علی گوہر صاحب نے اینٹیں نصب کیں۔ صحابہ کرام کے بعد مجلس مرکزیہ کے مہتممین نے بھی باری باری اینٹیں رکھیں۔ ان میں مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب معتمد، مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر، مکرم پروفیسر حمید اللہ صاحب، مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب، مکرم پروفیسر عبد الشکور صاحب اسلم، مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب، مکرم محمد اسلم صاحب فاروقی، مکرم لطف الرحمن صاحب محمود، اور مکرم سید عبد الباسط صاحب نائب معتمد شامل تھے، آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے اس طرح مرکزی ہال کی تعمیر کا کام اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے شروع ہوا۔ دعا کے بعد جملہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

یہ ہال ۱۰۶ فٹ لمبا اور ۶۶ فٹ چوڑا ہوگا جس میں بغلی کمروں اور ریک طرفی برآمدہ کے علاوہ بالکونی کی طرز پر ایک گیلری بھی ہوگی۔ گیلری سمیت ہال میں بیک وقت ۱۸۰۰ افراد کی نشست کا انتظام ہو سکے گا۔ چوڑائی کے رخ ہال سے ملحق ۴۴×۲۴ فٹ کا ایک وسیع کمرہ بھی تعمیر کیا جائے گا جو اینٹرنس ہال (داخل ہونے کا کمرہ) کے طور پر کام آئے گا۔ اور اس وسیع کمرہ کی بالائی منزل لائبریری کے لئے مخصوص ہوگی۔

یہ ہال تعمیر کے ایک وسیع تر منصوبے کے پہلے مرحلہ کے طور پر تعمیر کیا جا رہا ہے ہال کے مکمل ہونے کے بعد دوسرے مرحلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفاتر کی مجوزہ دو منزلہ عمارت میں سے پہلی منزل (جو ۴۴×۶۱ فٹ کے رقبہ میں چھ کمروں پر مشتمل ہوگی) کی تعمیر عمل میں آئے گی۔ تیسرے اور آخری مرحلہ میں دفاتر کی بالائی منزل مکمل کرنے کے علاوہ ایک طعام گاہ بھی تعمیر کی جائے گی۔ اس پورے منصوبے پر اندازاً ساڑھے تین لاکھ روپے خرچ ہوں گے اس میں سے سردست پہلے مرحلہ کے طور پر صرف ہال کی تعمیر شروع کی گئی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہال کی تعمیر اور باقی دو مراحل کو باحسن وجوہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے سامان مہیا فرمائے اور اسے اپنی عظیم الشان برکتوں سے نواز کر خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور اسلام و احمدیت کے حق میں نہایت شاندار نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

قائدین مجالس اور خدام کے لئے ایک ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی تربیتی کلاس جمعہ کے دن ۱۶ اپریل سے شروع ہو چکی ہے اور انشاء اللہ یکم مئی تک جاری رہے گی۔ مگر افسوس ہے کہ بہت تھوڑے خدام اس بابرکت موقع سے استفادہ کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں تمام قائدین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی مجلس میں سے کم از کم ایک خادم کو ضرور اس تربیتی اجتماع میں شرکت کے لئے بھیج کر خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کریں کہ ہر فرقہ اور ہر جگہ سے لوگ مرکز میں آئیں اور دین سیکھ کر اپنے علاقہ میں جا کر دینی باتوں کا چرچا کریں میں ان احباب کی خدمت میں بھی درخواست کرتا ہوں جن کے بچوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوا کر ان کے لئے علم دین حاصل کرنے کا ذریعہ بہم پہنچائیں اور اس طرح اپنے بچوں کی ہمدردی اور دین کی ہمدردی کا حق ادا کریں۔ ان کے بچوں کے لئے علم دین سیکھنے کا یہ ایک نادر موقع ہے اسے ضائع کرنا اپنے بچوں سے دشمنی ہے۔

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض خدام اس لئے اس کلاس میں شریک نہیں ہوئے کہ کھانے پینے کے اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انہیں صرف کرایہ خرچ کرنا پڑے گا۔ کھانے اور ٹھہرنے کا انتظام مرکز کی طرف سے ہوگا۔

پس خدام سے استدعا ہے کہ وہ بکثرت شامل ہو کر اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے علم دین اور ایمان کو بڑھائیں اور والدین سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے ان بچوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں کلاس میں شرکت کے لئے بھیجیں تا ان کے بچے خدا اور اس کے رسولؐ کی باتیں سنیں اور سیکھیں اور اپنے لئے دین و دنیا کی برکت کے سامان کریں۔

(والسلام مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)